

گالیاں دلوالے ہیں۔۔۔ سودے لوگ )

اگلے دن صبح کوشش کے باوجود وہ اٹھ  
نہیں سکی۔۔۔ نقاہت اور تکلیف سے جسم  
ٹوٹ رہا تھا جیسے۔۔۔

کتنی دیر ایسے ہی بے سدھ لیٹی رہی۔۔۔

توٹ رہا تھا جیسے۔۔

کتنی دیر ایسے ہی بے سدھ لیٹی رہی۔۔

وہاں کوئی بھی اس کی پرواہ کرنے والا نہیں

تھا اس کا شوہر بھی نہیں۔۔ اسے شدت

سے رونا آیا۔۔ وہ سب کچھ جیت کے بھی

تھا اس کا شوہر بھی نہیں۔۔۔ اسے شدت  
سے رونا آیا۔۔۔ وہ سب کچھ جیت کے بھی  
ہار چکی تھی۔۔۔ اتنی بے بسی اس نے کبھی  
محسوس نہیں کی تھی جتنی اب ہو رہی  
تھی۔۔۔ بمشکل اٹھ کے ہاتھ روم گئی نہا

محسوس نہیں کی تھی جتنی اب ہو رہی

تھی۔۔ بمشکل اٹھ کے باتھ روم گئی نہا

کے کپڑے چینج کیے۔۔ پیٹ میں ابھی

بھی درد ہو رہا تھا۔۔ پھر روم رفیریجٹر سے

بسکٹ نکال کر کھا کچھ دیر میں کچھ

بھی درد ہو رہا تھا۔۔ پھر روم رفیر بجڑ سے  
بسکٹ نکال کے کھائے۔۔ کچھ دیر میں کچھ  
درد میں افاقہ ہوا تھا ہیل اور ہینڈ بیگ لے  
کے باہر نکل آئی۔۔ چال متوازن رکھنے کے  
لسر اس نے پوری جان لگا دی تھی

کے باہر نکل آئی۔۔ چال متوازن رکھنے کے  
لیے اس نے پوری جان لگا دی تھی۔۔  
بس سیڑھیاں اتر کے لیونگ روم عبور  
کرنے تک اسے خود کو ٹھیک رکھنا تھا۔۔

کچھ دیر بعد اس کا حوالہ دینا شروع ہوا۔

ہیں۔ پیرسیناں اُسے یوں دکھ رہی ہیں۔

کرنے تک اسے خود کو ٹھیک رکھنا تھا۔

پر بھلا ہو دادا جان کا جن کی نظر اس پہ پڑ  
گئی۔

گولڈن پلین لونگ شرٹ کے ساتھ بلیک

ی۔۔

گولڈن پلین لونگ شرٹ کے ساتھ بلیک  
کیپری اور ہیل میں وہ بہت پیاری لگ رہی  
تھی۔۔

حور عین بیٹا یہاں آؤ۔۔ دادا جان نے سے



سگی ۔۔

حور عین بیٹا یہاں آؤ ۔۔ دادا جان نے سے  
مخاطب کیا تو وہ ان کے پاس چلی آئی ۔۔  
کہیں جا رہی ہو ۔۔ اس کی تیاری دیکھ کے  
پوچھا تو اثبات میں سر ہلا گئی ۔۔

نہیں جا رہی ہو۔۔ اس کی تیاری دیکھ کے  
پوچھا تو اثبات میں سر ہلا گئی۔۔

میں موم ڈیڈ سے ملنے جا رہی ہوں ان کی  
بہت یاد آرہی تھی۔۔ اس کی آواز میں بھی  
کافی نقاہت تھی۔۔

بہت یاد آرہی تھی۔۔ اس کی آواز میں بھی  
کافی نقاہت تھی۔۔

سلمان شہانی کچھ کہتے کہتے رک گئے۔۔  
زارون سے پوچھا ہے۔۔ پھر کچھ سوچتے  
پوچھا تو وہ جزر بزر ہوئی۔۔

زارون سے پوچھا ہے۔۔ پھر کچھ سوچتے  
پوچھا تو وہ جزر بزر ہوئی۔۔  
وہاں جانے کے لیے مجھے ان سے پوچھنا  
پڑے گا۔۔

بالا وہ تمہارا شوہر ہے تمہارا کما

پڑے گا۔۔

ہاں۔۔ وہ تمہارا شوہر ہے۔۔ تم اس کی  
اجازت سے ہی کہیں آ جا سکتی ہو۔۔  
سلمان صاحب کی آواز میں تھوڑا کھنچاؤ در

آواز تھوڑا کھنچاؤ در

سلمان صاحب کی آواز میں تھوڑا کھنچاؤ در  
آیا تو حور عین نے پرس میں سے موبائل  
نکالا۔۔ ان کے ساتھ بحث کرنے کی ہمت  
نہیں تھی۔۔ سو زارون کا نمبر ملایا۔۔  
تمہیں پہلے کہہ دیا تھا کہ اس کا پس منظر گھم

نہیں تھی۔۔ سو زارون کا نمبر ملایا۔۔

تین بیل کے بعد کال ریسیو ہو گئی۔۔

اسلام و علیکم۔۔ دوسری طرف سے آواز

آئی تو دل بے اختیار دھڑکا۔۔

اسلام و ایم۔۔ دوسری طرف سے اوار

آئی تو دل بے اختیار دھڑکا۔۔

وعلیکم السلام۔۔ وہ میں ڈیڈ کے پاس جا

سکتی ہوں۔۔ اسے پوچھتے عجیب سا لگ رہا

تھا۔۔ پر دادا جی کی تسلی کے لیے یہ کرنا



سستی ہوں۔۔۔ اسے پوچھتے عجیب سا لک رہا  
تھا۔۔۔ پر دادا جی کی تسلی کے لیے یہ کرنا  
پڑا۔۔۔

ہاں تو جاؤ مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔  
زارون نے نخوت سے کہتے فون بند کر

ہاں تو جاؤ مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو۔۔  
زارون نے نخوت سے کہتے فون بند کر  
دیا۔۔ حور عین کے دل کے کئی ٹکڑے  
ہوئے تھے اس کے اس انداز پہ۔۔ وہ نا  
قابل سرداشت تکلف میں کھڑی مضطرب

ہوئے تھے اس کے اس انداز پہ ۔۔ وہ نا  
قابل برداشت تکلیف میں کھڑی مضطرب  
سی تھی ۔۔

کیا کہا اس نے ۔۔ دادا جان کب سے منتظر  
تھے ۔۔ فون کان سے ہٹا تو فوراً یوچھا ۔۔

کیا کہا اس نے۔۔ دادا جان کب سے منتظر  
تھے۔۔ فون کان سے ہٹا تو فوراً پوچھا۔۔  
کہہ رہے ہیں چلی جاؤ۔۔ جھوٹ کا سہارا  
لیتے وہ باہر نکل آئی۔۔

مبہم رہ کر

لیتے وہ باہر نکل آئی۔۔

مبہم رہ کر۔۔

اگر بڑھ جائیں دل کے فاصلے یکدم  
نچھڑ جانے گا پھر تو فیصلہ یہ بھی کر سکتی

نچھڑ جانے گا پھر تو فیصلہ یہ بھی کر سکتی

ہے

محبت مر بھی سکتی ہے۔۔

یہ دل اب زارون حیدر کے علاوہ کچھ بھی

یہ دل اب زارون حیدر کے علاوہ کچھ بھی

چاہنا چھوڑ چکا تھا۔۔ وہ چاہے جتنے بھی

ستم کرتا چاہے جتنی بھی بے اعتنائی برت

لیتا۔۔ پر حور عین ملک کا دل اس سے

گہرا نہیں کہتا کہ

مَرنا چاہے کسی کی بے اعتباری برت

لیتا۔۔۔ پر حور عین ملک کا دل اس سے

بدگمان نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ اس کے دل

میں محبت دن بدن زور پکڑتی جا رہی تھی

-----

مَرنا چاہے کسی کی بے اعتباری برت



میں محبت دن بدن زور پکڑتی جا رہی سی

---

صغرا یہاں سے صفائی کرو مٹی جمی ہوئی  
ہے۔۔ دن کے گیارہ بج رہے تھے رفیق  
شہانی فیکٹری جا چکے تھے آمنہ ملازمہ

ہے۔۔ دن کے گیارہ بج رہے تھے رفیق  
شہانی فیکٹری جا چکے تھے آمنہ ملازمہ  
کے سر پہ کھڑے ہو کے صفائی کروا رہی  
تھیں۔۔

بی بی جی کر رہی ہوں۔۔ وہ شاید کوفت

کھیں۔۔

بی بی جی کر رہی ہوں۔۔ وہ شاید کوفت  
زدہ تھی اس لیے الجھن زدہ چہرے کے  
ساتھ تیزی سے ہاتھ چلانے لگیں۔۔

آدھے گھنٹے میں اس نے بس لیونگ روم کی

ساتھ تیزی سے ہاتھ چلانے لگیں۔۔۔

اُدھے گھنٹے میں اس نے بس لیونگ روم کی

صفائی کی تھی۔۔ تھک کے سستانے کے

لیے بیٹھی ہی تھی کے آمنہ کی نظر پھر اس

۔۔۔۔۔

لیے بیٹھی ہی تھی کے آمنہ کی نظر پھر اس

پہ پڑی۔۔۔

تم اگر نیت سے کام کرو گی تو کام بھی

جلدی ختم ہو گا اور تم تھکو گی بھی

نہیں

جلدی ختم ہو گا اور تم تھکو گی بھی  
نہیں۔۔ اب کی بار انہوں نے نرمی سے  
باور کروایا تو وہ شرمندہ سی ہو گئی۔۔  
نہیں باجی۔۔ اصل میں میرے بیٹے کو آج

باور کروایا تو وہ سرمنندہ کی ہو گی۔۔

نہیں باجی۔۔ اصل میں میرے بیٹے کو آج

سخت بخار تھا۔۔ اسے گھر اکیلا چھوڑ آئی

ہوں تو اس کی فکر لگی ہے اوپر سے آپ

تفصیلی صفائی کروا رہی ہیں تو دیر ہو رہی

ہوں تو اس کی طرف سے ہے اوپر سے آپ  
تفصیلی صفائی کروا رہی ہیں تو دیر ہو رہی  
ہے۔۔۔ اس کے چہرے پہ دکھ ہلکورے  
لینے لگا۔۔۔

تم مجھے پہلے بتاتیں۔۔ تم گھر چلی جاؤ باقی



لینے لگا۔۔۔

تم مجھے پہلے بتاتیں۔۔ تم گھر چلی جاؤ باقی  
میں اور انزلہ کر لیں گے۔۔ انہوں نے  
بھی فکر مندی سے اسے دیکھا۔۔ اس کا  
بیٹا بارہ سال کا تھا اکیلا گھر پتہ نہیں کیسا

بھی فکر مندی سے اسے دیکھا۔۔ اس کا  
بیٹا بارہ سال کا تھا اکیلا گھر پتہ نہیں کیسا  
ہوتا۔۔

بہت شکریہ باجی۔۔ اللہ آپ کے لیے  
آسانیاں پیدا کرے۔۔

بہت شکریہ باجی۔۔ اللہ آپ کے لیے  
آسانیاں پیدا کرے۔۔

آمین۔۔ انہوں نے اونچی آواز میں کہا۔۔  
پھر اس کے جانے کے بعد انزلہ کے روم  
میں آئیں، تو وہ گہرا نندہ میں تھیں، کافی

پھر اس کے جانے کے بعد انزلہ کے روم  
میں آئیں تو وہ گہری نیند میں تھی۔۔ کافی  
دنوں بعد آمنہ نے اسے اس ٹائم سوتے  
دیکھا تھا۔۔ ورنہ وہ تو رات بھی جاگ کے  
گزار دیتی تھی۔۔۔۔۔ اسے ڈسٹر ب کسے بنا

دیکھا تھا۔۔ ورنہ وہ تو رات بھی جاگ کے  
گزار دیتی تھی۔۔۔ اسے ڈسٹرب کیے بنا  
واپس پلٹ آئیں۔۔

کیا سے کیا ہو گیا تھا ان کچھ مہینوں میں

ان کا یہ حال تھا کہ آنگھڑی گاتھا سٹاپ کر کے

کیا سے کیا ہو گیا تھا ان کچھ مہینوں میں  
انکا ہنستا بستا آنگن اجر گیا تھا۔۔ بیٹیوں کی  
کھلکھلاہٹ سے ہی گھروں میں رونق ہوتی  
ہے اور ان کا گھر ویران ہو گیا تھا۔۔ ان

تھلاہٹ سے ہی سڑوں میں روں ہوں  
ہے اور ان کا گھر ویران ہو گیا تھا۔۔ ان  
کی چڑیا کے پر کاٹ دیے گئے تھے۔۔

---

وہ اس وقت ایک ہوٹل میں میٹنگ اٹینڈ

وہ اس وقت ایک ہوٹل میں میٹنگ اٹینڈ  
کرنے کے لیے آیا ہوا تھا۔۔۔ چاروں  
طرف بھنبھناتے شور میں وہ کیسے سکون  
سے بات کر سکتے تھے۔۔ گھڑی پہ نظر



طرف سمجھنا تے شور میں وہ یسے سلون  
سے بات کر سکتے تھے۔۔ گھڑی پہ نظر  
دوڑاتے ٹائم دیکھا ڈیڑھ ہو رہا تھا اور  
کلائنٹ کے آنے کے کوئی اتار نظر نہیں  
آ رہے تھے۔۔

کلائنٹ کے آنے کے کوئی اشار نظر نہیں  
آ رہے تھے۔۔

سر آرڈر پلیز۔۔ ویٹر تیسری بار اس کے  
پاس آیا تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے  
اسے منع کر دیا۔۔

پاس آیا تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے  
اسے منع کر دیا۔۔

پھر پاکٹ سے موبائل نکال کے سیکرٹری کو  
کال کی۔۔

تم نے کہا تھا وہ اکے آئے گا اور ڈرٹھ

کال کی ۔۔

تم نے کہا تھا وہ ایک بجے آئے گا اور ڈیڑھ

ہو رہے ہیں ۔۔

آئی ایم سوری سر ۔۔ میں ابھی پتہ کر

کے متعلق تیار ہوں۔ کچھ مضمنا

آئی ایم سوری سر۔۔ میں ابھی پتہ کر  
کے بتاتا ہوں۔۔ وہ بھی مضطرب ہوا  
حالانکہ ڈیلیکشن نے کہا تھا وہ بس پہنچنے والا  
ہے۔۔

زار وار ز کال ز ک کوفتہ سر

ہے۔۔

زارون نے کال بند کر کے کوفت سے  
چاروں جانب دیکھا۔۔ آج معمول سے  
زیادہ رش تھا۔۔ کچھ دیر بعد سیکرٹری کی

جگہ

چاروں جانب دیکھا۔۔۔ ان سبوں سے  
زیادہ رش تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد سیکرٹری کی  
کال آگئی۔۔۔

سر سفیر مرزا آج نہیں آئیں گے۔۔۔ انہیں  
کوئی ارجنٹ کام آن پڑا ہے۔۔۔ ائی ایم

سر سفیر مرزا انج نہیں آئیں لے۔۔ انہیں  
کوئی ارجنٹ کام آن پڑا ہے۔۔ ائی ایم  
سوری سر۔۔ وہ شرمندہ ہوتے انفارم کر  
رہا تھا۔۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔ وہ ڈیڑھ گھنٹے کا فاصلہ طے



رہا تھا۔۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔ وہ ڈیڑھ گھنٹے کا فاصلہ طے

کر کے یہاں آیا تھا اور اب وہ کہہ رہا تھا

سوری سر دل تو کر رہا تھا موٹی موٹی گالیوں

سے نوازے پر یہ اس کی شخصیت کا خاصہ

سوری سر دل تو کر رہا تھا مونی مونی گالیوں  
سے نوازے پر یہ اس کی شخصیت کا خاصہ  
نہیں تھا۔۔ ویٹر کو بل پے کر کے وہ باہر  
نکل آیا۔۔۔

اگر ایمپورٹمنٹ ڈیلیگیشن نا ہوتا تو وہ کبھی

نکل آیا۔۔۔

اگر ایمپورٹمنٹ ڈیلیگیشن نا ہوتا تو وہ کبھی  
نا آتا۔۔ خیر جو اللہ کو منظور۔۔ چابی کا بٹن  
دباتے دور سے ہی گاڑی اون کی۔۔ دارزہ  
کھول کے بیٹھتے احانک اس کی نظر سامنے

دباتے دور سے ہی گاڑی اون کی۔۔۔ وارزہ  
کھول کے بیٹھتے اچانک اس کی نظر سامنے  
کھڑے رکشے پہ گئی۔۔۔

انزلہ۔۔۔ دل کے اندر ٹپس سی اٹھی۔۔۔ شاید

۳۱۔۔۔ کامیاب تھانے غم سے دیکھا۔۔۔ واقعہ انزلہ

انزلہ۔۔۔ دل کے اندر ٹپس سی اٹھی۔۔۔ شاید

اس کا وہم تھا غور سے دیکھا وہ واقعہ انزلہ

تھی بلیک چادر میں چہرا چھپائے بس آنکھیں

نظر آرہی تھیں یہ آنکھیں وہ کبھی نہیں

نظر آرہی تھیں یہ آنکھیں وہ کبھی نہیں  
بھول سکتا تھا موٹے موٹے نین کٹورے جو  
ہمیشہ پانیوں سے بھرے رہتے تھے۔ اور  
اس پانی میں زارون حیدر کا دل ڈوبتا چلا

میسہ پایوں کے برے رہے۔۔ اور

اس پانی میں زارون حیدر کا دل ڈوبتا چلا

جاتا تھا۔۔

ہو سکتا ہے کوئی اور ہو۔۔ دل کو ڈپٹا۔۔

پر دل کا فیصلہ تھا کہ وہ وہاں جا کے اسے

ہو سلما ہے لوی اور ہو۔۔۔ دل کو ڈپٹا۔۔۔

پر دل کا فیصلہ تھا کہ وہ وہاں جا کے اسے

مخاطب کرے اور پوچھے۔۔۔ آیا وہ انزلہ ہے

یا وہ اتنا پاگل ہو چکا ہے کہ ہر جگہ اب

اسے انزلہ کا گمان ہونے لگا ہے۔۔۔



یا وہ اتنا پاگل ہو چکا ہے کہ ہر جگہ اب

اسے انزلہ کا گمان ہونے لگا ہے۔۔

بے اختیار ہی اس کے قدم رکشے کی جانب

بڑھ گئے۔۔ قریب پہنچنے پہ اسے لگا اس

لڑکی کی آنکھوں میں تیر سمٹ آئی ہے۔۔

بڑھ لئے۔۔ قریب پہنچنے پہ اسے لگا اس  
لڑکی کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آئی ہے۔۔  
وہ زارون کو اپنے جانب آتے دیکھ کے پسینہ  
پسینہ ہوئی۔۔

انزلہ۔۔ زارون کی آواز دھیمی تھی انزلہ

پسینہ ہوئی۔۔

انزل۔۔ زارون کی آواز دھیمی تھی انزل

نے شدت سے دھڑکتے دل کو خاموش

کرواتے رخ پھیر لیا مطلب وہ انزل نہیں

سے۔۔ زارون اتنا بے وقوف نہیں تھا

کرواتے رخ پھیر لیا مطلب وہ انزلہ نہیں  
ہے۔۔ پر زارون اتنا بے وقوف نہیں تھا  
اتنے قریب آنے پہ بھی اسے پہچان نا  
سکتا۔۔

نحو اتمہ ۲۱ کا اتمہ مکھڑ ت ز ز ر ستر نحو

سکتا۔۔

نیچے اترو۔۔ اس کا ہاتھ پکڑتے زبردستی نیچے

اتارا۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔ وہ دیک کے پیچھے ہٹی

جس کسے نہ چاہا۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ ۔۔ وہ دیک کے پیچھے ہٹی  
 جیسے کسی انگارے نے چھو لیا ہو ۔۔ بتمیزی  
 کر رہے ہیں آپ ۔۔

اب تو اس کی آواز سے پکا ہو گیا تھا وہ

اب تو اس کی آواز سے پکا ہو گیا تھا وہ

انزلہ ہی ہے۔۔

یہاں کیا کر رہی ہو۔۔ زارون کے ماتھے  
پہ شکنیں آئیں۔۔ کن پٹیاں سلگنے لگی تھیں

یہاں لیا کر رہی ہو۔۔ زارون لے مائے  
چہ شکنیں آئیں۔۔ کن پٹیاں سلگنے لگی تھیں  
اس کے گھر کی عزت یوں سڑکوں پر رل  
رہی تھی۔۔ وہ تو کیا شاید کوئی بھی شہانی  
برداشت نا کرتا۔۔



رہی تھی۔۔۔ وہ تو کیا شاید کوئی بھی شہانی  
برداشت نہ کرتا۔۔

کام سے آئی تھی اب واپس جا رہی  
ہوں۔۔ وہ واپس رکشے میں سوار ہونے لگی  
تو زارون نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے

ہوں۔۔ وہ واپس رکشے میں سوار ہونے لگی  
تو زارون نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے  
اسے وہیں روک لیا۔۔

گاڑی میں بیٹھو میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔  
سختی سے اس کا بازو پکڑتے اس کے نا

گاڑی میں بیٹھو میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔  
سختی سے اس کا بازو پکڑتے اس کے نا  
نا کے باوجود وہ اسے گاڑی میں بیٹھا چکا  
تھا۔۔

آب کو شرم نہیں آتی یوں سب کے

تھا۔۔

آپ کو شرم نہیں آتی یوں سب کے  
درمیان آپ مجھے ایسے گاڑی تک لائے  
ہیں۔۔ کیا سوچ رہے ہوں گے سب۔۔  
تم سہا کر رہا کر رہی تھی جاچ کر

ہیں۔۔ کیا سوچ رہے ہوں گے سب۔۔  
تم یہاں کیا کر رہی تھی۔۔ چاچو کہاں  
ہیں۔۔۔ زارون کا انداز بالکل سپاٹ تھا  
انزلہ لب بھینچ گئی۔۔

مدد گزرتی تھی جیسے

انزلہ لب بھیج گئی۔۔

منہ میں اگر زبان ہے تو اسے حرکت دے  
لو۔۔ انزلہ کو مسلسل خاموش دیکھ کے

دانتوں پہ دانت جمائے۔۔

لو۔۔ انزلہ لو۔۔ اس خاموش دیوہ لے

دانتوں پہ دانت جمائے۔۔

نہی۔۔ میں آپ کو جواب دینے کی پابند

نہیں ہوں۔۔ انزلہ تڑخی۔۔

گریٹ۔۔ وہ خاموش ہو گیا۔۔ پھر سارے

ہیں ہوں -- ازلہ مڑی --

گریٹ -- وہ خاموش ہو گیا -- پھر سارے  
راستے خاموشی ہی رہی تھی -- کالونی میں  
داخل ہوتے اس نے چاچو کو میسج کر کے  
گلی نمبر پوچھا تھا --



داعل ہوتے اس نے چاچو لو تیج لر کے  
گلی نمبر پوچھا تھا۔۔

پانچ منٹ میں وہ ان کے گھر کے سامنے  
رکے تو انزلہ بنا رکے اتر کے اندر چلی  
گئی۔۔ زارون نے انتہا کا ضبط کیا تھا۔۔

رکے تو انزلہ بنا رکے اتر کے اندر چلی

نئی۔۔ زارون نے انتہا کا ضبط کیا تھا۔۔

اگر وہ ازیت میں تھی تو زارون بھی تھا۔۔

اسے اکیلے رہنے کا ماتم کرنے کا وقت تو ملتا

تھا۔۔ پر زارون کو وہ بھی میسر نہیں تھا۔۔

اسے اکیلے رہنے کا ماتم کرنے کا وقت تو ملتا  
تھا۔۔۔ پر زارون کو وہ بھی میسر نہیں تھا۔۔  
اس کی زندگی میں ایک اور شخص کا اضافہ  
ہو چکا تھا جو انچاہا تھا۔۔۔ جو اس کے کمرے

میں رہتا تھا۔۔۔

ہو چکا تھا جو انچاہا تھا۔۔ جو اس کے کمرے  
میں ہی پایا جاتا تھا ہر وقت۔۔

اتر کے اندر اتے اسے ڈھونڈا پر وہ ایسے  
غائب ہوئی تھی جیسے اسماں نے نگل لیا

غائب ہوئی تھی جیسے آسمان نے نگل لیا  
ہو۔۔

اسلام و علیکم چچی جان ۔۔ انہیں دیکھ کے  
وہ ان کے سامنے جھکا تو چہرے پہ روکھی  
مسکراہٹ نظر آئی۔

وہ ان کے سامنے جھکا تو چہرے پہ روکھی  
سی مسکراہٹ سجاتے اس کی پیٹھ پہ ہاتھ  
رکھا۔۔

کیسے ہو۔۔ اور یہاں کیسے آنا ہوا۔۔ ان  
نہ نہ تھے

رکھا۔۔

کیسے ہو۔۔ اور یہاں کیسے آنا ہوا۔۔ ان  
کے چہرے پہ خوشی نہیں تھی۔۔ زارون  
سمجھ سکتا تھا۔۔

قریب ہی میٹنگ تھی اسی سلسلے میں آیا

مجھ سلتا تھا۔۔

قریب ہی میٹنگ تھی اسی سلسلے میں آیا  
تھا۔۔ سنجیدگی سے جواب دیتے اس کی  
زگائیں انزلہ کو ہی ڈھونڈھ رہی تھیں  
انزلہ کہاں سے ملی۔۔۔



نگامیں انزلہ لو ہی ڈھونڈھ رہی سیں

انزلہ کہاں سے ملی ---

یہ مین بازار سے --- رکشے پہ بیٹھی تھی ---

گھر کی گاڑیاں کہاں ہیں --- اب کی بار وہ

لہجے کو سخت ہونے سے روک نہیں سکا ---

لھر کی گاڑیاں کہاں ہیں۔۔ اب کی بار وہ  
لہجے کو سخت ہونے سے روک نہیں سکا۔۔  
ایک رفیق صاحب لے کے گئے ہیں اور  
دوسری ورک شاپ پہ کچھ کام ہونا رہتا تھا  
اس کا اسی سلسلے میں۔۔ امنہ نے بھی تحمل

ایک ریس صاحب کے لئے ہیں اور  
دوسری ورک شاپ پہ کچھ کام ہونا رہتا تھا  
اس کا اسی سلسلے میں۔۔ امنہ نے بھی تحمل  
سے جواب دیا۔۔

جب پتہ تھا گاڑی نہیں ہے تو باہر جانے  
کے لئے

جب پتہ تھا گاڑی نہیں ہے تو باہر جانے  
کی کیا ضرورت تھی۔۔ چچا کا ویٹ نہیں کر  
سکتی کیا۔۔

وہ ہماری اجازت سے جاتی ہے زارون۔۔

ہم مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔

وہ ہماری اجازت سے جاتی ہے زارون۔۔۔  
اور ہمیں اپنی بیٹی پہ بھروسہ ہے وہ ایسا کوئی  
کام نہیں کرے گی جس سے اس کے اپنوں  
کو تکلیف ہو۔۔۔ ان کی بات میں گہرا طنز تھا  
نہیں یہاں یہاں کے گ

ہاں میں رہے ان کے ان کے آپس  
کو تکلیف ہو۔۔ ان کی بات میں گہرا طنز تھا  
زارون پہلو بدل کے رہ گیا۔۔

میں چلتا ہوں۔۔ وہاں بیٹھنا فضول تھا اس  
کی کوئی اہمیت نہیں تھی ان کی نظروں

میں چپٹا ہوں۔۔ وہاں بیٹھا سوں تھا اس  
کی کوئی اہمیت نہیں تھی ان کی نظروں  
میں۔۔۔

رکو۔۔ کھانا کھا کے جانا۔۔ ویسے بھی۔۔  
بھوک نہیں رہی اب۔۔ سرد لہجے میں کہتے

رہو۔۔ لھانا لھا کے جانا۔۔ ویسے بھی۔۔

بھوک نہیں رہی اب۔۔ سر د لہجے میں کہتے

وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔۔ دل میں جکھڑ

چل رہے تھے ہر چیز تحس تحس کرنے کا

دل کر رہا تھا۔۔ اگر فائلز کا معاملہ نا ہوتا



چل رہے تھے ہر چیز حس حس کرنے کا  
دل کر رہا تھا۔۔ اگر فائلز کا معاملہ نا ہوتا  
تو وہ مر کے بھی حور عین سے شادی نا  
کرتا۔۔

گاڑی میں بیٹھتے احانک ہی نظر اوپر گئی۔۔

کرتا۔۔

گاڑی میں بیٹھتے اچانک ہی نظر اوپر گئی۔۔

ٹیرس پہ آسمانی رنگ کا دوپٹہ لہرایا تھا۔۔

سر جھٹکتے واپسی کی راہ پہ چل دیا۔۔

اس نے صرف انزلہ کو کھویا تھا اور انزلہ

سر جھٹکتے واپسی کی راہ پہ چل دیا۔۔

اس نے صرف انزلہ کو کھویا تھا اور انزلہ  
نے پوری دنیا کھو دی تھی

-----

وہ جو ہم میں، تم میں، قرار تھا تمہیں، یاد ہو

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو  
کہ نہ یاد ہو

وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد

وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد  
ہو

وہ جو لطف مجھ پہ تھے بیشتر وہ کرم کہ تھا  
مرے حال پر

مرے حال پر

مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ

نہ یاد ہو

وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی

نہ یاد ہو

وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی  
حکایتیں

وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمہیں یاد ہو کہ

نہ یاد ہو

وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا کہیں یاد ہو کہ

نہ یاد ہو

کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو تو اشارتوں ہی  
سے گفتگو

وہ بیان شوق کا برملا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد



سے گفتگو

وہ بیان شوق کا برملا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد  
ہو

ہلکی آواز میں مومن خان مومن کی غزل  
کمرے میں گونج رہی تھی جب عمامہ روم

ہللی آواز میں مومن خان مومن کی غزل  
کمرے میں گونج رہی تھی جب عمامہ روم  
میں داخل ہوئی۔۔

آپی۔۔ یہ میں کیا سن رہی ہوں۔۔  
اوففف۔۔ اسے دیکھے انکھیں پٹپٹائیں پھر

آپی ۔۔ یہ میں کیا سن رہی ہوں ۔۔  
اوففففف ۔۔ اسے دیکھے انکھیں پٹپٹائیں پھر  
دھپ سے اس کے پاس گری ۔۔  
مجھے کیا پتہ تم ہی سن کے آرہی ہو ۔۔  
عناہ نے اسے گھورا ۔۔

مجھے کیا پتہ تم ہی سن کے آرہی ہو۔۔

عناپہ نے اسے گھورا۔۔

میں پتہ ہے کیا سن رہی ہوں۔۔ چہرے پہ

پراسر اسی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔ انکھوں میں

نہ اسے کچھ

پہلے ہی میں نے اسے چارے پر  
پر سراسی مسکراہٹ تھی۔۔۔ انکھوں میں  
شرارت بھری۔۔

اب بک بھی دو۔۔ کیوں سسپینس کر رہی  
کر رہی ہو۔۔ عنائیہ نے الجھ کے اسے

اب بکری دو۔۔ بیوں پیس مرپیٹ  
کر رہی ہو۔۔ عنائے نے الجھ کے اسے  
دیکھا۔۔

اب آپ یہ دکھی غزلیں سننا بند کر  
دیں۔۔ اب آپ کو محبتوں والے گانے سننے

اب آپ یہ دیکھیں کیا بند

دیں۔۔ اب آپ کو محبتوں والے گانے سننے  
چائیں۔۔ موبائل کا بٹن دباتے غزل بند  
کی۔۔

جیسے کہ۔۔ عنایہ نے بھنویں اچکائیں۔۔

فی۔۔

جیسے کہ۔۔ عنایہ نے بھنویں اچکائیں۔۔  
جیسے۔۔ بہار و پھول برساؤ میرا محبوب آیا  
ہے۔۔ اس نے گنگناتے اس کا گال چوما۔۔  
کیا بکواس ہے جلدی بتاؤ۔۔ عنایہ چڑ



ہے۔۔ اس نے گنگناتے اس کا گال چوما۔۔

کیا بکو اس ہے جلدی بتاؤ۔۔ عنایہ چڑ

لئی۔۔ اسے دور کرتے چیخی۔۔

بکو اس نہیں۔۔ بلکہ آپکی زندگی میں بہار

آنے والی ہے۔۔ عمامہ نے اس کے دونوں

بکواس نہیں۔۔ بلکہ آپکی زندگی میں بہار  
آنے والی ہے۔۔ عمامہ نے اس کے دونوں  
ہاتھ پکڑتے جھٹکے سے کھڑا کیا اور اسے  
گھما دیا۔۔ عنایہ سنبھلتے سنبھلتے بھی بیڈ پہ  
گری۔۔

گھما دیا۔۔ عنایہ سنبھلتے سنبھلتے بھی بیڈ پہ  
گری۔۔

بتمیز لڑکی بتا بھی دو کیوں اتنا خوش ہو رہی  
ہو۔۔ تھوڑا میں بھی ہو لوں

آب کے لئے ہارون بھائی کا پروپوزل

ہو۔۔ تھوڑا میں بھی ہو لوں

آپ کے لیے ہارون بھائی کا پروپوزل  
ایکسپٹ کر لیا گیا ہے اور آپ لوگوں کے  
دن رکھنے ہیں آج رات کو۔۔ اس کی

آپ کا دل تھا خوار و سست کر

دن رکھنے ہیں آج رات کو۔۔ اس کی  
بات پہ عنایہ کا دل تھما۔۔ خون سمٹ کے  
چہرے پہ اکٹھا ہو گیا تھا۔۔

کیا کہہ رہی ہو۔۔ اسے یقین نہیں آرہا

تیرے گھر کے

پہرے پہ اٹھا ہو گیا تھا۔۔

کیا کہہ رہی ہو۔۔ اسے یقین نہیں آرہا  
تھا اپنی گھبراہٹ چھپانے کے لیے دوبارہ

پوچھا۔۔

سچ میں آپکی جان۔۔ اب آپ کی شادی

پوچھا۔۔

سچ میں آپکی جان۔۔ اب آپ کی شادی  
کے دن نزدیک آگئے ہیں۔۔ جلدی سے  
اپنی شکل وغیرہ پہ توجہ دیں پتہ نہیں کون  
سی پھٹکار پڑ رہی ہے۔۔ آخر میں اسے

اپنی سس و خیرہ پہ لوجہ دیں پتہ ہیں لون

سی پھٹکار پڑ رہی ہے۔۔ آخر میں اسے

چیراتے وہ باہر نکل گئی۔۔ عنایہ کا دل

خوشی سے دھڑ دھڑا رہا تھا۔۔ ایسے بھی

خواب پورے ہوتے ہیں۔۔ اسے پتہ تھا



خوشی سے دھڑدھڑا رہا تھا۔۔۔ ایسے جی  
خواب پورے ہوتے ہیں۔۔۔ اسے پتہ تھا  
ہارون کے ساتھ اس کی بات طے ہے  
لیکن ہارون کا رویہ اس کی سمجھ سے بالا  
تر تھا۔۔۔ اس نے کہا تھا وہ اس سے شادی

لیکن ہارون کا رویہ اس کی سمجھ سے بالا  
تر تھا۔۔ اس نے کہا تھا وہ اس سے شادی  
نہیں کرے گا تو اب کیسے راضی ہو گیا  
تھا۔۔ دماغ نے ایک اور الجھن کی ڈوری  
الجھائی تو بے چینی سے وہ ماہر چلی آئی۔۔

تھا۔۔ دماغ نے ایک اور الجھن کی ڈوری  
الجھائی تو بے چینی سے وہ باہر چلی آئی۔۔  
کوثر شہانی مٹھائی کی پلیٹ اٹھائے اسی  
کی طرف آرہی تھیں۔۔ اسے دیکھ

مسکرا رہی تھیں

کی طرف آرہی تھیں۔۔۔ اسے دیکھ  
مسکرائیں۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو عنائے بہت جلد تم  
میری بہو کے عہدے پہ فائز ہونے والی  
ہو۔۔۔ ۳۱۔۔۔ کر قریہ۔۔۔ آتے سہل گل اگلا پھ

میری بہو کے عہدے پہ فائز ہونے والی  
ہو۔ اس کے قریب آتے پہلے گلے لگایا پھر  
اس کے بولنے سے پہلے ہی گلاب جامن  
اس کے منہ میں ڈالا۔

کے ساتھ ساتھ نہد ملتا تھا۔

اس کے منہ میں ڈالا۔

ایک بہو تو پسند سے نہیں ملی چلو دوسری تو  
ملے گی۔۔ محبت سے اس کی پیشانی چومتے  
وہ سرشار بھی تھیں اور دکھی بھی۔۔

مے کی ۔۔۔ محبت سے اس کی پستیابی چوے

وہ سرشار بھی تھیں اور دکھی بھی ۔۔

عناہ بھی ادا اس ہوئی ۔۔ اس کی جان سے

پیاری دوست کس دور سے گزر رہی تھی وہ

سوچ بھی نہیں سکتی تھی ۔۔ کوثر واپس چلی

پیاری دوست لس دور سے کزر رہی تھی وہ  
سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔ کوثر واپس چلی  
گئیں تو عنایہ بھی اپنے روم میں چلی آئی۔۔  
یہ پوچھنا تو رہ ہی گیا تھا ہارون کیسے راضی  
ہو گیا۔۔



یہ پوچھنا تو رہ ہی کیا تھا ہارون جیسے راضی  
ہو گیا۔۔

رو میں آ کے انزلہ کو کال کی تو پہلے اس  
نے اٹھائی ہی نہیں۔ پھر جب اٹھائی تو آواز  
بہت بھاری ہو رہی ہو۔۔۔ جیسے وہ ابھی

نے اٹھائی ہی نہیں۔ پھر جب اٹھائی تو آواز  
بہت بھاری ہو رہی ہو۔۔۔ جیسے وہ ابھی  
ابھی روتی ہو۔۔

مبارک ہو عنایہ۔۔ کب بلا رہی ہو مجھے  
اپنی شادی۔۔ لہجہ اجنبی سا تھا پر خود کو

مبارک ہو عنایہ۔۔ کب بلا رہی ہو مجھے  
اپنی شادی پہ۔۔ لہجہ اجنبی سا تھا پر خود کو  
خوش ظاہر کرنا بھی ضروری تھا۔۔  
عنایہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا

عناہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا  
ہوا۔۔

تم ٹھیک ہو انزلہ۔۔

ہاں۔۔ اب ٹھیک ہوں۔۔ کیونکہ میری  
میر میر ک... گ... مد...

ہاں۔۔ اب ٹھیک ہوں۔۔ کیونکہ میری  
دوست میری بہن کی زندگی میں بہاریں  
آنے والی ہیں۔۔ وہ دل سے مسکرائی۔۔  
چلو کسی کے حصے میں تو خوشیاں آئیں۔۔

تو کہ آج میری زندگی میں

اے داں ہیں۔۔۔ وہ دس کے۔۔۔ راس۔۔۔  
چلو کسی کے حصے میں تو خوشیاں اکیں۔۔۔  
تم کب آرہی ہو۔۔۔ عنایہ نے بات بدل  
دی۔۔۔ وہ اسے تکلیف نہیں دینا چاہتی  
تھی۔۔۔

نہ کچھ بتا رہی تھی۔۔۔

دی۔۔ وہ اسے لعیف نہیں دینا چاہی  
تھی۔۔

پتہ نہیں۔۔ ابھی تو بابا کا کام چل رہا  
ہے۔۔

ایک چکر تو لگاؤ نا۔۔ بہت مس کر رہی

ہے۔۔

ایک چکر تو لگاؤ نا۔۔ بہت مس کر رہی  
ہوں تمہیں۔۔

ہمم دیکھتے ہیں شاید نیکست سنڈے آئیں۔۔  
چاچی سے بات کرواؤ۔۔ میں کہتی ہوں ان



‘مم دیتے ہیں شاید سیلست سنڈے ایس۔۔  
چاچی سے بات کرواؤ۔۔ میں کہتی ہوں ان  
سے۔۔ وہ تمہیں بھیج دیں۔۔

میں کہہ لوں گی ابھی شاید وہ چھت پہ  
کپڑے پھیلانے گئی ہیں۔۔ انزلہ نے بہانہ

میں کہہ لوں گی ابھی شاید وہ چھت پہ  
کپڑے پھیلانے گئی ہیں۔۔ انزلہ نے بہانہ  
بنایا۔۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔ اور پلیر اپنا خیال رکھا  
کرو۔۔ تم ادا اس بلکل بھی اچھی نہیں

او کے ٹھیک ہے۔۔ اور پلیز اپنا خیال رکھا  
کرو۔۔ تم اداس بلکل بھی اچھی نہیں  
لگتی۔۔

میں اداس تو نہیں ہوں۔۔ انزلہ کو اپنی  
آواز گہری کہانی سے آتا محسوس ہوتا کتنی

میں اداس تو نہیں ہوں۔۔ انزلہ کو اپنی  
آواز گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی کتنے  
پیار کرنے والے لوگ تھے اس کے آس  
پاس اور وہ ایک شخص کے لیے اتنی دیوانی  
تھی کہ...

پیارے رے دے دے اس کے اس  
پاس اور وہ ایک شخص کے لیے اتنی دیوانی  
ہو رہی تھی۔۔۔ فون بند ہو گیا تھا لیکن  
اس کی سوچوں کا محور پھیلتا ہی جا رہا  
تھا۔۔۔

تھا۔۔۔

شام چھ بجے رفیق صاحب آئے تو ارجنٹ  
انہیں تیار ہونے کا کہا انہیں لاہور جانا  
تھا۔۔۔ انزلہ انکار بھی نا کر سکی اس کا

اے سیر ہوئے کا لہا اے لہا لہا  
تھا۔۔۔ انزلہ انکار بھی نا کر سکی اس کا  
زرا بھی دل نہیں تھا وہاں سب کا سامنے  
کرنے کا۔۔۔ پر بابا کو انکار نا کر سکی

---

رات نو بجے وہ لوگ شہانی حویلی پہنچے  
تھے۔۔ کافی گہما گہمی نظر آرہی تھی۔۔  
اندازہ ہو رہا تھا وہاں کسی خوشی نے قدم  
رکھے ہیں۔۔ پر انزلہ کا دل سوکھے پتے کی  
ماند لرز رہا تھا۔۔ گاڑی پورچ میں رکی تو



رکھے ہیں۔۔۔ پر انزلہ کا دل سوکھے پتے کی  
ماند لرز رہا تھا۔۔۔ گاڑی پورچ میں رکی تو  
امنہ بیگم پہلے اتری تھی۔۔۔ کوثر شہانی اور  
آمینہ سامنے ہی کھڑی تھیں انہیں ویلکم کہنے  
کے لیے شاید۔۔۔

آئینہ سامنے ہی کھڑی تھیں انہیں ویلکم کہنے  
کے لیے شاید۔۔۔

پھپھو ماندہ بھی آئی ہوئی تھیں وہ دوسری  
طرف اپنے بچوں کو کھینچ کھانچ کے تیار  
کرنے کے چکروں میں ہلکان ہو رہی

طرف اپنے بچوں کو کھینچ کھانچ کے تیار  
کرنے کے چکروں میں ہلکان ہو رہی  
تھیں۔۔

انزلہ گہرا سانس لے کے اتر آئی۔۔ جو بھی  
تھا ان کا سامنا تو کرنا ہی تھا۔۔ دل کڑا



مرے وہ نور سہاوی سے قی میں۔۔

مبارک ہو آنٹی مسکرا کے کہتے وہ پیچھے

ہونے لگی تو کوثر نے اسے حصار میں لیے

شدت سے خود سے لگایا۔۔ وہ شاید رونا

چاہتی تھیں۔۔

تعا

شدت سے خود سے لگایا۔۔ وہ شاید رونا  
چاہتی تھیں۔۔

کیا ہمارا تعلق زارون کی وجہ سے تھا۔۔  
ان کے لہجے میں شکوہ تھا انزلہ کی آنکھیں  
نم ہوئیں۔۔ میں تمہاری بڑی ماما ہوں پیٹھ

ان لے جے میں سلوہ کھا انزلہ کی انہیں  
نم ہوئیں۔۔ میں تمہاری بڑی ماما ہوں پیٹھ  
سہلاتے نرمی سے سمجھایا تو انزلہ شرمندہ  
ہو گئی۔۔ ان کا تو کوئی قصور بھی نہیں تھا  
جس کا قصور تھا وہ ابھی بھی ویسے ہی ظالم

ہو لئی۔۔ ان کا تو کوئی قصور بھی نہیں تھا  
جس کا قصور تھا وہ ابھی بھی ویسے ہی ظالم  
بنا پھر رہا تھا۔۔ صبح والا رویہ یاد کر کے  
اسے بے چینی ہوئی۔۔ اس سے پہلے کے  
زارون سے سامنا ہوتا وہ وہاں سے غائب



اسے بے چینی ہوئی۔۔ اس سے پہلے کے  
زارون سے سامنا ہوتا وہ وہاں سے غائب  
ہونا چاہتی تھی۔۔ جلدی سے ماندہ پھپھو سے  
مل کے اندر چلی آئی۔۔ اندر تو پرانا دور چل  
رہا تھا۔۔ سب اسے دیکھ کے خاموش ہو

مل کے اندر چلی آئی۔۔ اندر تو پرانا دور چل  
رہا تھا۔۔ سب اسے دیکھ کے خاموش ہو  
گئے۔۔

انزووووو۔۔ شکر ہے تم آگئی۔۔ ہمیں تمہیں  
کتنا مس کر رہے تھے۔۔ سب سے پہلے

انزوووو۔۔ شکر ہے تم آگئی۔۔ ہمیں تمہیں  
کتنا مس کر رہے تھے۔۔ سب سے پہلے  
عائزہ آپی کو ہوش آیا اٹھ کے اس کے پاس  
آتے گلی لگیں۔۔

میں بھی آپ کو مس کر رہی تھی۔۔ وہ

آتے گلی لگیں۔۔

میں بھی آپ کو مس کر رہی تھی۔۔ وہ

بے بسی سے مسکرا دی۔۔ پھر شہوار اور

ادینہ اس سے ملیں۔۔ لڑکوں نے دور سے

ہی سلام دیا کرتی تھی۔

بے بسی سے -- رادھی -- پر ہوار اور  
ادینہ اس سے ملیں -- لڑکوں نے دور سے  
ہی سلام دعا کی تھی --  
عنایہ کہاں ہے -- سب سے مل کے  
انزلہ نے عمامہ سے پوچھا --

عنایہ لہاں ہے۔۔۔ سب سے مل لے

انزلہ نے عمامہ سے پوچھا۔۔

وہ اپنے روم میں ہیں آپی۔۔ اس نے ابھی

تک انزلہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا جیسے وہ پھر

سے چلی جائے گی۔۔

تک انزلہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا جیسے وہ پھر  
سے چلی جائے گی۔۔

اوکے میں اس سے مل کے اتی ہوں۔۔  
اپنی آواز کو نادر مل رکھنے کی کوشش میں  
بھی سسکی نکل گئی۔۔ ہاتھ چھڑواتے اندر

اپنی آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش میں  
بھی سسکی نکل گئی۔۔ ہاتھ چھڑواتے اندر  
ائی۔۔ ابھی تو پتہ نہیں کس کس کے سامنے  
اسے "میں بالکل ٹھیک ہوں" شو کروانا  
تھا۔۔ گہرا سانس لیتے عنایہ کے روم میں



اسے "میں بالکل ٹھیک ہوں" شو کروانا  
تھا۔۔ گہرا سانس لیتے عنایہ کے روم میں  
داخل ہوئی

اسلام و علیکم دلہن جی۔۔ اسے دیکھ کے  
آواز میں کھنک پیدا کی اور سیدھی اس کے

اسلام و علیکم ولہن جی ۔۔ اسے دیکھ کے  
آواز میں کھنک پیدا کی اور سیدھی اس کے  
گلے لگی ۔۔ اور عنایہ امید کے برعکس اس  
سے لگ کے ایسے روئی جیسے کئی سالوں  
کا غمار اس کے اندر بھرا ہو ۔۔ برانزل

سے لگ کے ایسے روئی جیسے کئی سالوں

کا غبار اس کے اندر بھرا ہو۔ پر انزلہ

خاموشی سے ضبط کیے کھڑی تھی۔۔

اتنے دریا کیوں بہائے وجہ بتاؤ اب۔۔۔

اس اچھی ط 7 لہذا کہ اور پیچھے

اتنے دریا کیوں بہائے وجہ بتاؤ اب --  
اسے اچھی طرح رو لینے دینے کے بعد پیچھے  
کیا --

ویسے ہی میں تمہیں بہت مس کر رہی تھی  
سچ میں اس کے گال پر تیرے ہاتھ

سیا۔۔

ویسے ہی میں تمہیں بہت مس کر رہی تھی  
سچ میں اس کے گال پہ پیار کرتے وہ روتے  
روتے ہنس دی تو انزلہ بھی مسکرائی۔۔  
رو تو ایسے رہی ہو جیسے میں قبر میں چلی گئی

روئے ہنس دی لو انزلہ جی سٹراہی ۔۔

رو تو ایسے رہی ہو جیسے میں قبر میں چلی گئی  
ہوں ۔۔۔

شٹ اپ ۔۔ شکل اچھی نا ہو تو بندا بات  
ہی اچھی کر لیتا ہے ۔۔ عنایہ نے ناراضگی

شٹ اپ۔۔ تنگل اچھی نا ہو تو بندا بات  
ہی اچھی کر لیتا ہے۔۔ عنایہ نے ناراضگی  
سے اسے گھورا۔۔

اچھا اچھا۔۔ اور بتاؤ۔۔ ہارون بھائی کیسے  
لگتے ہیں تمہیں وہ راضی کیسے ہو گئے۔۔۔

اچھا اچھا۔۔ اور بتاؤ۔۔ ہارون بھائی کیسے  
لگتے ہیں تمہیں وہ راضی کیسے ہو گئے۔۔۔۔  
اسے چھیڑنے والے انداز میں آنکھیں  
پٹپٹائیں۔۔

اب ہو چھنے کا کیا فائدہ اب تو متھے لگ ہی



پٹپٹائیں --

اب ہو چھنے کا کیا فائدہ اب تو متھے لگ ہی

رہے ہیں --

اچھا راضی کیسے ہو گئے وہ تو کہہ رہے تھے

عنایہ سے شادی نہیں کروں گا --

اچھا راضی کیسے ہو گئے وہ تو کہہ رہے تھے

عنایہ سے شادی نہیں کروں گا۔۔

مجھے کیا پتہ انہیں ہی پتہ ہو گا کیسے راضی

ہو گئے۔۔

اہا "انہیں"۔۔ انزلہ نے مسکراہٹ دبائی تو

ہو گئے۔۔

اها "انہیں"۔۔ انزلہ نے مسکراہٹ دبائی تو

عنایہ کے چہرے پہ کئی رنگ بکھر گئے۔۔

بہت بتمیز ہو تم دفعہ ہو جاو۔۔

ابھی، تہ المی، ہوا، مر، حال، ابھی، سر

سما یہ کے پہرے پہ سی رات بسرے۔۔  
بہت بتمیز ہو تم دفعہ ہو جاو۔۔  
ابھی تو ائی ہوں میری جان۔۔ ابھی سے  
بھگانے لگی ہو۔۔ بیڈ پہ لیٹتے انکھیں  
موندیں۔۔ بہت ساری یادیں زہن کے  
قصہ کہ لگاتھ

بہت سے بزرگ بیدار تھے۔

موندیں۔۔ بہت ساری یادیں زہن کے

پردے پہ رقص کرنے لگی تھیں۔۔

خاموشی لمبی ہو گئی۔۔ شاید عنایہ باتھ روم

چلی گئی تھی۔۔

بہت سے بزرگ بیدار تھے۔

حاصلوی ہوئی۔۔۔ سایہ سنا یہ باہر روم  
چلی گئی تھی۔۔

رات کو بڑوں کی موجودگی میں آٹھ دن  
بعد ڈیٹ رکھی گئی۔۔۔ جہیز کا چکر تو تھا  
نہیں ایک ہی گھر میں تھے بس کمرہ بدلنا  
تھی۔۔۔

بعد ڈیٹ رہی نئی۔۔ جہیز کا چلر نو تھا  
نہیں ایک ہی گھر میں تھے بس کمرہ بدلنا  
تھا۔۔ باقی تیاری کے لیے اٹھ دن بہت  
تھے۔۔

گیارہ بجے سے بارہ بجے تک بڑوں کی بیٹھک

تھے۔۔

گیارہ بجے سے بارہ بجے تک بڑوں کی بیٹھک  
لگی تھی۔ اور نوجوان پارٹی ہارون اور عنایہ  
کو چھیڑنے میں مصروف تھے۔۔

انزلہ بھی انہیں کے درمیان بیٹھی تھی جب



کو چھیڑنے میں مصروف تھے۔۔

انزلہ بھی انہیں کے درمیان بیٹھی تھی جب  
دادا جان کے روم سے زارون اور اس کے  
پچھے حور عین باہر نکلے۔۔ دل جیسے کسی نے  
ہتھیلیوں کے درمیان رکھ کے مسل دیا تھا

پیچھے حور عین باہر نکلے۔۔ دل جیسے کسی نے  
ہتھیلیوں کے درمیان رکھ کے مسل دیا تھا  
انزلہ کا۔۔ نظریں جھکاتے بلا وجہ موبائل  
اون کر لیا۔۔

لگتا تھا مجھ میں ہے کچھ کمی

اون کر لیا۔۔

لگتا تھا مجھ میں ہے کچھ کمی  
جو عشق تیرا مجھے ملنا سکا  
لگتا تھا مجھے میری ہی آنکھوں  
میں ہے کچھ کمی جو عشق

برس میرا ہے سنا  
لگتا تھا مجھے میری ہی آنکھوں  
میں ہے کچھ نمی جو عشق  
تیرا مجھے دکھنا سکا۔۔

سنا ہے بے وفا تو میرے

میں نہ کا بتاؤ کہ

میرا ہے دلھنا سکا۔۔

سنا ہے بے وفا تو میرے

مرنے کا انتظار کر رہا ہے۔۔

سنا ہے بے وفا تو میرے حصے کا

اس کو پیار کر رہا ہے۔۔

میرا ہے دلھنا سکا۔۔



پانی کے قطرے جمع ہونے لگتے تو خوف

سے انہیں آستین سے رگڑ ڈالا۔۔

مبارک ہو بھی۔۔ اگلے ٹیوز ڈے کو

عنایہ ہارون کے روم میں شفٹ ہو چکی

ہو گی۔۔ زارون نے سب کو وہیں پا کے

عنایہ ہارون کے روم میں شفٹ ہو چکی  
ہو گی۔۔ زارون نے سب کو وہیں پا کے  
مسکرا کے بتایا اس کی نظر ابھی تک شاید  
انزلہ پہ نہیں گئی تھی۔۔

انزلہ بھی آئی ہے۔۔ حور عین نے کی



انزلہ پہ نہیں گئی تھی --

انزلہ بھی آئی ہے -- حور عین نے کی

آواز زارون کے کانوں میں پڑی تو بے

ساختہ اس کی نظریں اس کے تعاقب میں

گئیں -- اپنے ذکر پہ انزلہ لرز کے رہ

ساختہ اس کی نظریں اس کے تعاقب میں  
گئیں۔۔۔ اپنے ذکر پہ انزلہ لرز کے رہ  
گئی۔۔۔ جتنی وہ ایسی محفلوں کی رونق ہوا  
کرتی تھی آج اتنی ہی خاموش تھی کہ کسی  
کو پتہ ہی نہیں چل سکا کہ اس کا وجود

کرتی تھی آج اتنی ہی خاموش تھی کہ کسی  
کو پتہ ہی نہیں چل سکا کہ اس کا وجود  
بھی وہاں ہے۔۔۔ موبائل کی سکریں پہ  
گرتے آنسو زاروں کی نظروں سے اوجھل  
نہیں رہ سکے تھے جنہیں اس نے لمحے کے

گرتے آنسو زاروں کی نظروں سے اوجھل  
نہیں رہ سکے تھے جنہیں اس نے لمحے کے  
ہزاروں حصے میں انگلیوں کی پوروں سے  
صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

تھریٹنگ ٹیبلٹ نہہر ٹھیک تھی ان کے

ہزارویں سے میں اسیوں کی پوروں سے  
صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

تمہاری طبعیت نہیں ٹھیک تم اندر جاؤ۔۔

زارون نے حور عین کو گھورا۔۔

حور عین کا موم ڈیڈ کے گھر رہنے کا ارادہ

زارون نے حور عین کو ٹھہرا۔

حور عین کا موم ڈیڈ کے گھر رہنے کا ارادہ

تھا پر موم نے اسے واپس بھیج دیا تھا کہ

وہیں رہ کے زارون سے خد متیں کرواؤ یہی

تو موقع تھا اس کے قریب ہونے کا۔

وہیں رہ لے زارون سے خد میں لرواؤ یہی  
تو موقع تھا اس کے قریب ہونے کا۔۔  
کیوں۔۔ میں یہاں نہیں بیٹھ سکتی۔۔ میرا  
بھی دل کرتا ہے اپ سب میں گھلنے ملنے  
کا۔۔ معید وجدان اور نوافل ایک ساتھ

بھی دل کرتا ہے اپ سب میں بھلنے ملنے  
کا۔۔ معید وجدان اور نوافل ایک ساتھ  
صوفی پہ بیٹھے تھے دوسرے صوفی پہ  
ہارون اور حماد تھے ان کے پاس ہی کارپیٹ  
پہ اسد بیٹھا تھا۔۔



ہارون اور حماد تھے ان کے پاس ہی کارپیٹ  
پہ اسد بیٹھا تھا۔۔

انزلہ۔۔ دادا جان بلا رہے ہیں تمہیں۔۔  
آمینہ خالی کپوں کی ٹرے اٹھائے باہر  
ائیں۔۔

آمینہ خالی کیوں کیڑے اٹھائے باہر  
آئیں۔۔

انزلہ تیزی سے اٹھ گئی۔۔ زارون کی  
نظروں سے بچنے کے لیے یہ بھی راستہ  
ٹھک تھا۔۔ حور عیبر، ایک بار پھر انزلہ کی

نظروں سے بچنے کے لیے یہ بھی راستہ  
ٹھیک تھا۔۔ حور عین ایک بار پھر انزلہ کی  
چھوڑی ہوئی جگہ پہ جا بیٹھی۔۔

اسلام و علیکم دادا جان اپ نے بلایا۔۔  
دروازے تک پہنچے پھرتے وہ خود کو کمبوز کر

اسلام و علیکم دادا جان اپ نے بلایا۔۔  
دروزے تک پہنچے پھرتے وہ خود کو کمپوز کر  
چکی تھی۔۔

ہاں میری گڑیا۔۔ یہاں اؤ۔۔ اسے اپنے

اس بلاتے گڑیا۔۔ جگہ کی۔۔ اچھے۔۔

— ۵ —

ہاں میری گڑیا۔۔ یہاں او۔۔ اسے اپنے  
پاس بلا تے بیڈ پہ جگہ دی۔۔ باقی سب اس  
پاس بیٹھے تھے۔۔ وہاں ایک اور شخصیت  
بھی تھی جو بہت کم دیکھنے کو ملتی تھی۔۔

بھی تھی جو بہت کم دیکھنے کو ملتی تھی۔۔

١٠٠

پاس بیٹھے تھے۔۔ وہاں ایک اور حصیت  
بھی تھی جو بہت کم دیکھنے کو ملتی تھی۔۔  
کچھ دیر سب کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا جواب  
دیتے انزلہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔  
جب فرہاد زمان نے اس سے انوکھا سوال

دیتے انزلہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔

جب فرہاد زمان نے اس سے انوکھا سوال

پوچھا۔۔

کیا تمہیں عبدالوہاب کا پریوزل قبول

ہے؟۔۔

کیا مہیں عبدالوہاب کا پروزل قبول  
ہے؟۔۔

دروازہ کھول کے اندر آتے زارون کے قدم  
وہیں منجمد ہوئے تھے۔۔

-----